۴۸۶
۹۲
اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ
آئینہ مودودی
از
حضرت مولانا مفتی رضوان الرحمن صاحب
باہتمام
اقبال احمد مہتمم رضوی کتبخانہ بازار صندلخان
بریلی شریف
قیمت
(رقمہ محبوب رقم غفرلہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حَمْدًا لَّكَ یَا رَحْمٰنُ وَصَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ بَنِیْ عَدْنَانَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ الَّذِیْنَ هُمْ نُجُوْمُ سَمَاءِ الْهِدَایَةِ وَالْعِرْفَانِ ط

رسالہ ہذا کی تقریب یہ ہے کہ اب سے تقریباً دو سال قبل مجھے ایک استفسار موصول ہوا تھا جس میں دریافت کیا گیا تھا کہ جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی تحریک تجدید دین یعنی جماعت اسلامی میں مسلمانوں کی شمولیت اور ارباب مودودیت کی اقتدار میں مسلمانوں کو نماز ادا کرنا جائز ہے یا منع نماز صحیح ہوگی یا نہ ہوگی۔ اسی زمانہ میں اس سوال کا مختصر جواب تحریر کر دیا گیا تھا چند روز کے بعد اغیار کے سوالات اور اعتراضات کا تانتا بندھ گیا اور استفسارات کی بوچھار شروع ہوگئی چونکہ انداز سوال معترضانہ تھا اور استفسارات محض قیل وقال پر مبنی تھے طرہ یہ کہ جواب کیلئے ٹکٹ بھی ملفوف نہ تھے اسلیے خاموش رہنا اور مہمل سوالات و اعتراضات کا جواب نہ دینا ہی مناسب سمجھا گیا اب ایک مدت کے بعد ایک خط موصول ہوا جس کا مضمون درج ذیل ہے :۔

"مودودی صاحب کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ان کے عقائد کیسے ہیں مسلمانانِ اہلسنت کو ان کی تحریک میں شامل ہونا جائز ہے یا نہیں آپکی خاموشی اور استفسارات کا جواب نہ دینا انتہائی تکلیف دہ اور مضرت کا باعث ہے۔ عامۃ الناس تحریک مذکور کی دلفریب دعوت سنکر پھسلے جا رہے ہیں مجھے آپکی ذات سے امید ہے کہ جواب جلد تحریر فرماتے ہوئے اظہار حق میں کسی قسم کا تامل نہ فرمائینگے۔ وَالسَّلَام

اس خط کے مخلصانہ کلمات سے متاثر ہو کر رسالہ ہذا تحریر کیا گیا تاکہ عوام اہلسنت مودودی تحریک میں شامل ہونے یا نہ ہونے کے متعلق صحیح رائے قائم کر سکیں۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

ارباب فکر و اہل نظر سے مخفی نہیں کہ مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کی تحریک جماعت اسلامی، سرزمین ہند پر کوئی نئی تحریک نہیں بلکہ اس سے پہلے قادیانی نیچری وہابی بابی، بہائی اور چکڑالوی وغیرہ بہت سی تحریکیں اور جماعتیں وجود میں آچکی ہیں جنکے خوبصورت بورڈ دیکھکر ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان گمراہ ہوئے اور بانیان تحریکات کے عقائد باطلہ خیالات فاسدہ اور نظریات کاسدہ سے متاثر ہو کر بننے کے بجائے بگڑے اور ہدایت پانے کے بجائے قعر ضلالت میں گرے مسلمانوں کو لازم ہے کہ پچھلی تحریکوں کے تجربات سے سبق حاصل کریں اور تحریک اسلامی کے بانی مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کے عقائد و خیالات اور افکار اور نظریات کا جائزہ لینے سے پہلے ہرگز ہرگز تحریک مذکور میں شامل ہونے کا ارادہ نہ کریں اسلیے کہ کسی مذہبی تحریک میں شامل ہونے کے بعد بانی تحریک کے عقائد و خیالات سے متاثر ہونا بدیہی بات ہے یہی وجہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے اور اجتناب کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ	آخر زمانہ میں کچھ جھوٹے فریبی پیدا ہوں گے جو ایسی ایسی حدیثیں تمھیں

بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَائُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ (اخرجہ المسلم)

سنائیں گے جنھیں تمھارے باپ دادا نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ پس اے مسلمانو تم ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دینا ایسی صورت میں وہ نہ تم کو گمراہ کر سکیں گے اور نہ کسی فتنہ میں مبتلا کر سکیں گے اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری محدث رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:۔

یتحدثون بالاحادیث الکاذبۃ ویبدعون احکاما باطلۃ واعتقادات فاسدۃ (مرقاۃ)

یعنی وہ لوگ جھوٹی باتیں سنائیں گے اور احکام باطلہ جاری کرینگے اور خراب عقیدے مسلمانوں میں پھیلائیں گے (مرقاۃ)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ بدعقیدہ اور بدمذہب لوگوں کی صحبت کا اثر اس کے ہمنشین پر پڑتا ہے اور وہ بھی رفتہ رفتہ انکا ہم عقیدہ اور ہم خیال بنجاتا ہے۔ رہا دلدادگان مودودیت کا یہ خیال کہ ہمیں جناب مودودی صاحب کے عقائد و خیالات سے بحث نہیں کہ وہ مقلد ہیں یا غیر مقلد سُنّی ہیں یا وہابی ہم ان کی تحریک میں شریک ہوئے ہیں نہ کہ انکے عقائد کے پابند ہیں یہ محض دھوکا اور صریح فریب ہے کوئی صاحب عقل سلیم اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ آج سے چند سال پہلے خاکسار تحریک میں شمولیت کے متعلق بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا تھا بلکہ بعض خاکسار حضرات نے کہا بھی تھا کہ ہم لوگ صرف خاکسار تحریک میں شامل ہوئے ہیں ہمارا مشرقی صاحب کے عقائد اور مذہبی نظریات

سے کوئی تعلق نہیں اس وقت خود جناب مودودی صاحب نے خاکساروں کے اس خیال کو غلط اور فریب نفس قرار دیا تھا اور یوں ارشاد فرمایا تھا۔

"رہی یہ بات کہ ہمیں صرف سپاہی بننے کی مشق مطلوب ہے یا فوجی نظم درکار ہے، لیڈر کے خیالات سے سروکار نہیں یہ ایک سراسر لغو بات ہے جسے کوئی صاحب عقل ایک لمحہ کے لیے بھی باور نہیں کر سکتا، آپ کسی تحریک میں شامل ہوں اور اس کے لیڈر سے متاثر نہ ہوں یہ ناممکن ہے، لیڈر کی روح پوری تحریک کی روح ہوتی ہے اور پیروؤں میں آپ سے آپ سرایت کرتی ہے کوئی شخص اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ (رسالہ خاکسار تحریک از مودودی صاحب)

ہمیں امید ہے کہ ارباب مودودیت بھی جناب مودودی صاحب کا ارشاد سننے کے بعد بلا قیل و قال ہمارے اس خیال سے متفق ہو جائیں گے کہ کسی مذہبی تحریک میں شامل ہونے سے پہلے اس تحریک کے بانی کے عقائد و نظریات کا معلوم کرنا اور ان کا رد خیالات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

جناب مودودی صاحب کے عقائد و نظریات

اس مختصر رسالہ میں مودودی صاحب بانی تحریک جماعت اسلامی کے تمام عقائد و نظریات کا احاطہ و استیعاب ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے البتہ نمونے کے طور پر چند عقائد اور مخصوص نظریات ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں تاکہ مودودی صاحب اور انکی تحریک کے متعلق صحیح رائے قائم کر سکیں نیز

قرآن فہمی کے سلسلے میں مودودی صاحب کا نظریہ

مودودی صاحب کے نزدیک قرآن کریم سمجھنے کے لیے کسی تفسیر کی ضرورت نہیں موصوف اپنی تنقیحات ص۳۲۳ پر ارشاد فرماتے ہیں:۔

"قرآن و سُنّت کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر اور احادیث کے پُرانے ذخیرے سے نہیں۔ (تنقیحات ص۳۲۳)"

ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے محبوب سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن کریم عربی زبان میں نازل فرمایا اور ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اکثر و بیشتر حضرات عرب ہی کے باشندے تھے عربی ہی انکی زبان تھی عجمی لوگوں کی بہ نسبت ان حضرات کو قرآن کریم کے معانی و مطالب کا سمجھنا آسان تھا اسکے باوجود وہ حضرات آیات قرآنی کے معانی و مطالب سمجھنے کے لیے تفسیر کے محتاج تھے ان کا حال تھا کہ جب کبھی ان کو کسی آیت کا مطلب سمجھنے میں دشواری پیش آتی تو فوراً دربار رسالت میں حاضر ہو کر اس آیت کی تفسیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر بیان فرما کر ان حضرات کی تسکین فرماتے تھے۔ اس قسم کے متعدد واقعات کتب حدیث میں مذکور ہیں پھر اسی طرح حضرات تابعین رحمھم اللہ صحابہ کرام کی طرف رجوع کرتے اور آیات قرآنی کی تفسیر دریافت کرتے رہے انکے بعد تمام علماء و فقہاء اور مفسرین و محدثین کا معانی قرآن حاصل کرنے میں یہی طریقہ رہا اور یہ تمام سلف قرآن کریم کو ان تفسیروں کی روشنی میں جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام

اور تابعین عظام سے مروی اور منقول ہیں حل کرتے اور سمجھتے رہے ان حضرات کے نزدیک اپنی رائے اور قیاس سے قرآن کریم کا مطلب بیان کرنا نہ صرف غیر مناسب بلکہ ناجائز تھا۔

اب یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ جو لوگ عرب میں رہتے اور بستے تھے عربی زبان جانتے اور سمجھتے تھے وہ تفسیر سے مستغنی نہ تھے بلکہ حل مطالب میں تفسیر کے محتاج تھے اور اپنی رائے اور قیاس سے تفسیر بیان کرنا ممنوع اور ناجائز سمجھتے تھے لیکن جناب مودودی صاحب ہندوستانی عجمیوں کو مشورہ دے رہے ہیں کہ قرآن سمجھنے کے لیے نہ کسی تفسیر کی ضرورت ہے نہ کسی مفسر کی حاجت ہے ان کے نزدیک تفسیر و حدیث کے تمام پرانے ذخائر بیکار ہیں۔ کیا مودودی صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ قرآن کریم کی تفاسیر مرویہ کو چھوڑ کر اپنی رائے اپنی عقل اور اپنے قیاس سے تفسیر کرنے والا جہنمی ہے کیا انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نہیں سنا کہ:

من فسر القرآن برائه فليتبوء مقعده من النار۔ (اخرجه المسلم في صحيحه)	جو شخص اپنی رائے اور قیاس سے قرآن کی تفسیر بیان کرے اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

اس جگہ پر یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ یہ نظریہ مودودی صاحب کا کوئی جدید نظریہ نہیں بلکہ جو کچھ فرمایا ہے دیگر وہابیہ کی تائید میں فرمایا ہے اس لیے کہ ان سے پہلے تمام وہابیہ اپنا یہی نظریہ پیش کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش

کر چکے ہیں جیسا کہ تقویۃ الایمان اور دیگر کتب کے مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر و باہر ہے اور مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو تفسیر حدیث کی روشنی سے ہٹا کر ان کے دلوں میں اپنے عقائد و خیالات ٹھونس کر گمراہ کر دیں اور ان غریب مسلمانوں کو پتہ بھی نہ چل سکے۔

احادیث کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

مودودی صاحب احادیث نبویہ کے متعلق اپنا نظریہ اپنی تفہیمات کے ص۲۹۲ پر اس طرح پیش کرتے ہیں:۔

"آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جس (حدیث) کو وہ (محدثین) صحیح قرار دیتے ہیں وہ (حدیث) حقیقت میں بھی صحیح ہے صحت کا کامل یقین تو خود ان (محدثین) کو بھی نہ تھا" تفہیمات ص۲۹۲)

اسکے بعد اپنی اسی تفہیمات کے ص۳۰۲ پر فرماتے ہیں:۔

"آپ کے نزدیک ہر اس روایت کو حدیث رسول مان لینا ضروری ہے، جسے محدثین سند کے اعتبار سے صحیح قرار دیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ ضروری نہیں۔ تفہیمات ص۳۰۲"

پھر اسی تفہیمات کے ص۳۰۳ پر اس طرح رقمطراز ہیں:۔

"محدثین جن بنیادوں پر احادیث کے صحیح یا غلط یا ضعیف وغیرہ ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں ان کے اندر کمزوری کے مختلف پہلو میں بیان کر چکا ہوں"

مودودی صاحب کے مذکورہ بالا ارشادات کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے

(۱) محدثین کا کسی حدیث کو صحیح بتانا صحت حدیث کی دلیل نہیں

(۲) محدثین کو کسی حدیث کی صحت بیان کرنے کے باوجود اس کی صحت پر پورا یقین نہ ہوتا تھا۔

(۳) محدثین جس حدیث رسول کو سند کے اعتبار سے صحیح بتا دیں اس کو حدیث رسول مان لینا ضروری نہیں۔

(۴) محدثین جن بنیادوں پر حدیث کو صحیح یا ضعیف بتاتے ہیں مودودی صاحب کے نزدیک وہ بنیادیں کمزور ہیں۔

اب فرمائیے کس کی مجال ہے کہ کسی صحیح سے صحیح حدیث کی صحت مودودی صاحب کو منوا دے۔ اگر کسی صحیح حدیث کو ان کے سامنے پیش کیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ اس حدیث کو محدثین نے صحیح کہا ہے تو مودودی صاحب فرمادیں گے کہ جس حدیث کو محدثین صحیح قرار دیں اس حدیث کا میرے نزدیک صحیح ہونا مسلم نہیں اگر کوئی کہے گا کہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے تو مودودی صاحب فرمادیں گے کہ جو روایت یا حدیث سند کے اعتبار سے اہل فن (محدثین) کے نزدیک صحیح ہو اس کی صحت ہمارے نزدیک ضروری نہیں! الغرض مودودی صاحب پر کسی صحیح ترین حدیث سے بھی حجت قائم کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے اور احادیث کا پرانا ذخیرہ ان کے نزدیک بیکار ہے۔ غالباً اسی بنا پر موصوف نے علی گڈھ یونیورسٹی کے طلباء کے لیے دینی تعلیم کا نصاب مقرر کرنے کے سلسلے میں فرمادیا ہے۔

"قرآن اور سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ تنقیحات ص ۱۳۳"

اور دوسرے اگر کسی طور پر مودودی صاحب کسی حدیث کو صحیح مان بھی لیں تو افسانہ یا نبی کا قیاس بتا کر ناقابلِ عمل اور ناقابلِ یقین قرار دے سکتے ہیں جس کی مثالیں خود مودودی صاحب کی تحریروں سے پیش کی جاتی ہیں۔ مثلاً:-

"یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔" (ترجمان القرآن ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۴۵ء)

جس کانے دجال کے خروج کے متعلق احادیث صحیحہ موجود ہیں اسکو افسانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسی دجال کے بارے میں مودودی صاحب فرماتے ہیں:-

"ان امور کے متعلق جو مختلف باتیں حضور سے احادیث میں منقول ہیں وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں جن کے بارے میں آپ خود شک میں تھے۔" (ترجمان القرآن بابت ماہ فروری ۱۹۴۶ء)

لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہیں تھا۔ (ترجمان القرآن)

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے وہ کام کیا ہے جو ان کے اکابر بھی نہ کر سکے۔ ایک طرف اپنے قلم سے یہ بھی بتا رہے ہیں کہ قرآن وحدیث کی تعلیم ضروری ہے تاکہ کوئی یہ بھی نہ کہہ سکے کہ مودودی صاحب حدیث کو نہیں مانتے یا حدیث سے منکر ہیں اور دوسری طرف حدیث کے بنیادی

اصول کو کمزور اور احادیث صحیحہ کو غیر معتبر بتا کر اس تمام ذخیرۂ حدیث کو جو بخاری و مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد اور دیگر محدثین کی صحاح اور سنن کی صورتوں میں امت محمدیہ کے پاس تھا اور اس کی جامعیت پر قوم مسلم کو ناز تھا یک قلم غیر معتبر اور ناقابل عمل قرار دیکر پامال کر دیا۔

کتب فقہ کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

کتب فقہ کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ وہی ہے جو عام طور پر غیر مقلدین کا عقیدہ ہے اگر بظاہر کوئی فرق ہے تو صرف اتنا فرق ہے کہ غیر مقلدین صاف صاف کہتے ہیں کہ کتب فقہ کے مسائل پر عمل کرنا حرام ہے اور مودودی صاحب مصلحتوں کو آڑ بنا کر کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں کتب فقہ کے مسائل ناقابل عمل ہیں اس سلسلے میں مودودی صاحب کی مشہور کتاب تنقیحات پیش کی جاتی ہے جسکے صفحہ پر یہ عبارت درج ہے۔

"ایک طرف ترکی قوم میں اتنے بڑے انقلاب کی ابتداء ہو رہی تھی دوسری طرف ترکوں کے علماء اور مشائخ تھے جو اب بھی ساتویں صدی کی فضا سے نکلنے پر آمادہ نہ تھے وہ اب بھی کہہ رہے تھے کہ چوتھی صدی کے بعد اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے وہ اب بھی اصرار کر رہے تھے کہ ترکی قوم میں وہی فقہی قوانین نافذ کیے جائیں گے جو شامی اور کنز الدقائق میں لکھے ہوئے ہیں۔" (تنقیحات صفحہ)

ناظرین غور فرمائیے کہ مودودی صاحب فقہ حنفیہ کی مشہور کتابوں

شامی کنز الدقائق وغیرہ کا نام لے کر فقہ حنفیہ سے اپنی بیزاری کا اظہار فرما رہے ہیں۔ تنقیحات مذکورہ بالا کی عبارت پڑھنے اور سمجھنے کے بعد مودودی صاحب کے غیر مقلد ہونے میں کسی شک وشبہہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

مودودی صاحب کا غیر مقلدانہ نظریہ

جناب مودودی صاحب بانی تحریک جماعتِ اسلامی اپنے رسالہ تجدید واحیائے دین میں فرماتے ہیں:۔

"جاہلیت جدیدہ بے شمار نئے وسائل کے ساتھ آئی ہے اور اس نے بے حساب مسائل زندگی پیدا کر دیے ہیں۔ لہٰذا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہی وہ تنہا ماخذ ہے جس سے اس دور میں تجدید ملت کا کام کرنے کے لیے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے اور اس رہنمائی کو اخذ کر کے اس وقت کے حالات میں شاہراہِ عمل تیار کرنے کے لیے ایسی مستقل قوتِ اجتہادیہ درکار ہے جو مجتہدین سلف میں سے کسی ایک کے علوم ومنہاج کی پابند نہ ہو" (تجدید واحیائے دین ص ۱۲۴)

مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ مودودی صاحب کیسا صاف صاف غیر مقلدیت کا سبق دے رہے ہیں اور کیسی نئی ترکیب سے مجتہدین سلف میں سے ہر ایک کی تقلید سے آزادی کا رستہ دکھا رہے ہیں۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"آخر میں ایک بات کی اور توضیح کر دینا چاہتا ہوں فقہ اور کلام

(عقائد) کے مسائل میں میرا ایک خاص مسلک ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی تحقیق کی بنا پر اختیار کیا ہے۔" رسالہ زندگی اگست و ستمبر ۱۹۵۰ء

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مودودی صاحب نہ حنفی المسلک ہیں اور نہ شافعی المذہب ہیں نہ منہاج امام مالک کے پابند ہیں اور نہ طریق احمد بن حنبل پر کاربند ہیں بلکہ ان کا خاص مسلک ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اہل اسلام اسی کو غیر مقلدیت کہتے ہیں کیا اب بھی ارباب مودودیت جناب مودودی صاحب کو حنفی یا شافعی یا کسی اور امام کا مقلد بتانے کی جرأت کر سکتے ہیں اور انکی غیر مقلدیت اور وہابیت کو چھپا سکتے ہیں:۔

عبادت کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

مودودی صاحب کے نزدیک بت پرستوں کا چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا بھی خدا کی عبادت ہے اور ان کی بت پرستی بھی اسی کی عبادت ہے موصوف نے "اسلام میں عبادت کا تصور" عنوان قائم کر کے اپنی تفہیمات کے ص ۳۱ پر عبادت کی جو تشریح فرمائی ہے وہ یہ ہے:

انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر: خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے اور اس قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لا محالہ وہ بغیر جانے بوجھے بلا عمد و احتیاج طوعاً و کرہاً خدا ہی کی عبادت کر رہا ہے اسی کے سامنے سر بسجود ہے اور اسی کی تسبیح میں لگا ہوا ہے اس کا چلنا، پھرنا

سونا جاگنا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سب اسی کی عبادت ہے۔"

کیا مودودی صاحب یا دلدادگانِ مودودیت سے کوئی صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ مودودی صاحب سے پہلے بھی کسی نے اسلامی عبادت کی یہ تشریح کی ہے کسی نے بت پرستوں کے سونے جاگنے چلنے پھرنے اور ان کے دیگر حرکات و سکنات کو خدا کی عبادت بتایا ہے؟ اگر کسی اور نے عبادتِ اسلامیہ کی یہ تشریح نہیں بیان کی تو اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی عبادات کی یہ من گھڑت تشریح ہے جس کے ذریعہ اغیار کی خوشنودی کے طلبگار رہیں اور عقیدۂ باسلمان اللہ با برہمن رام رام کے علمبردار رہیں

فرشتوں کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

فرشتوں کے بارے میں مودودی صاحب کا نظریہ عجیب و غریب ہے موصوف اپنی مایۂ ناز کتاب تجدید و احیائے دین کے ص۱۲ پر حاشیہ میں فرشتوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسلامی اصطلاح میں جس کو فرشتہ کہتے ہیں وہ تقریباً وہی چیز ہے جس کو یونان و ہندوستان وغیرہ ممالک کے مشرکین نے دیوی یا دیوتا قرار دیا ہے۔" (تجدید ص۱۲)

ناظرین کرام! مودودی صاحب کا مذکورہ بالا نظریہ معلوم فرمانے کے بعد اب قرآن حکیم کی روشنی میں فرشتوں کے متعلق جمہور اہلسنت کا نظریہ ملاحظہ فرمایئے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

لا یعصون اللّٰہ ما امرھم	(فرشتے) اللّٰہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انھیں
و یفعلون ما یؤمرون بل	حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ بلکہ فرشتے اس کے
عباد مکرمون لا یسبقونہ	بندے ہیں عزت والے بات میں اس سے سبقت
بالقول وھم بامرہ یعملون	نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں۔

ان دونوں آیتوں سے فرشتوں کی عصمت ثابت ہے اور یہی مذہب اہلسنت وجماعت ہے پھر مشرکین کے دیوی اور دیوتا کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔

انکم وما تعبدون	بیشک تم اور جن کو خدا کے
من دون اللّٰہ حصب	سوا تم پوجتے ہو سب جہنم
جہنم	کے ایندھن ہو۔

اب ناظرین غور فرمائیں کہ قرآن حکیم ایک طرف فرشتوں کو خدا کا فرماں بردار گناہوں سے پاک اور معصوم بتاتا ہے اور دوسری طرف مشرکین اور ان کے معبودان باطل کو جہنم کا ایندھن قرار دیتا ہے ایسی صورت میں مودودی صاحب کا فرشتوں کو مشرکین کا دیوی دیوتا یا مشرکین کے دیوی دیوتا کو فرشتہ قرار دینا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے۔

قضا وقدر کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

ہر مسلمان جانتا ہے کہ قضا وقدر کے منجانب اللّٰہ ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے جس کا خلاف گمراہی اور انکار کفر ہے لیکن جناب مودودی صاحب

یہاں بھی جمہور اہلسنت سے علیحدہ نظر آتے ہیں۔ ان کا عقیدہ اور نظریہ یہ ہے کہ مسئلہ قضا و قدر پر ایمان لانا ضروری نہیں موصوف اپنے رسالہ "مسئلہ جبر و قدر" میں ص۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہر چند میرے نزدیک مسئلہ قضا و قدر جزو ایمان نہیں ہے اور اس کی حیثیت ایک مسئلہ کی ہے۔" (مسئلہ جبر و قدر ص۹)

مودودی صاحب کی عبارت مذکورہ بالا بالکل سہل اور آسان ہے جس کو معمولی سے معمولی عقل و فہم کا انسان بھی بڑی آسانی سے نتیجہ نکال سکتا ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک قضا و قدر پر ایمان لانا ضروریات دین سے نہیں ہے حالانکہ مسلمانان اہلسنت کا قضا و قدر کے منجانب اللہ ہونے پر ایمان ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اے محبوب فرما دیجیے ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے

اس آیت شریفہ کے علاوہ اور بھی سیکڑوں آیات کریمہ ہیں جو قضا و قدر کے منجانب اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ احادیث صحیحہ اور ارشادات نبویہ سے ثابت ہے کہ بندہ اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک قضا و قدر کے منجانب اللہ ہونے پر ایمان نہ لائے۔ بخاری و مسلم اور دیگر کتب صحاح میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل امین علیٰ نبینا و علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ:۔۔۔

اخبرنی عن الایمان قال ایمان کی حقیقت فرما دیجیے تو حضور اکرم

ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ (بخاری ومسلم)	صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور یوم آخرت کے ساتھ اور ایمان لانا اس پر

کہ بھلائی اور برائی سب اسی کی طرف سے مقدر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر۔ اخرجہ الترمذی وابن ماجہ واللفظ لہ۔	بندہ اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے (۱) گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں (۲) اور ایمان لائے موت پر (۳) اور ایمان لائے موت کے بعد اٹھنے پر (۴) اور ایمان لائے

قضا و قدر پر، اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور الفاظ ابن ماجہ کے ہیں

اسکے علاوہ اور بھی احادیث کثیرہ اور روایات صحیحہ موجود ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہے کہ انسان جبتک قضا و قدر پر ایمان نہ لائیگا مومن نہ ہوگا۔ ہمارے نزدیک یہ تو ممکنات سے ہے کہ انگریزی کالجوں اور اسکولوں کے تعلیمی مشاغل نے جناب مودودی صاحب کو کتب حدیث کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے اور کسی درسگاہ میں کسی سنی محدث سے

سبقاً سبقاً حدیث پڑھنے کا موقع نہ دیا ہو لیکن یہ بات ناقابلِ تسلیم ہے کہ ایمان مفصل کی عبارت بھی زیر نظر نہ رہی ہو جس میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

والقدر خیرہ وشرہ من	(اور ایمان لایا میں) اس بات پر کہ بھلائی
اللّٰہ تعالٰی والبعث بعد	اور برائی اللہ کی طرف سے مقدر ہے اور
الموت	اس پر کہ موت کے بعد اٹھنا برحق ہے۔

مودودی صاحب نے رسالہ مذکورہ میں اپنا عقیدہ اور خیال ظاہر کرنے کے بعد ائمۂ اہلسنت کو بھی نہ چھوڑا ان کی شان میں جو کہنا چاہا کہا اور ان پر جو الزام لگانا چاہا لگایا۔ کہیں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفسیر کبیر کو فرقہ جبریہ کا پرزور وکیل بتایا اور ان کی ذات پر فرقہ مذکورہ کی وکالت کا دھبہ لگایا کسی جگہ اشاعرہ کے احتجاجات کو خالص جبر قرار دیا کہیں حضرات متکلمین رحمہم اللہ کو ناکام بتایا پس ایسی صورت میں اربابِ مودودیت خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کے پیشوا کا عقیدہ اور نظریہ عقیدۂ اہلسنت کے خلاف نہیں تو کیا ہے۔

امام مہدی کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

مودودی صاحب نے اپنے رسالہ تجدید و احیائے دین میں امام مہدی کی تشریف آوری کے سلسلے میں پہلے تو عوام کا خیال ظاہر کیا جس کے ضمن میں مولوی، صوفی، تسبیح، خانقاہ اور روحانی تصرفات کا مذاق اڑایا اسکے بعد حضرت امام کی آمد کے متعلق اپنا نظریہ پیش فرمایا ہے:۔

"میرا اندازہ یہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا بلکہ شاید اسے خود بھی اپنے مہدی موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی مہدویت دعویٰ کرنے کی چیز نہیں کرکے دکھانے کی چیز ہے مجھے اس کے کام میں کرامات، خوارق کشوف والہامات اور چلوں اور مجاہدوں کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی نہ خالص اسلام کی بنیادوں پر ایک نیا مذہب فکر پیدا کرے گا۔ (تجدید ص۴۵)

حضرات محدثین کرام کا اتفاق ہے کہ حضرت امام مہدی کو ولایت قطبیت حاصل ہوگی۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ ابدال امت امام مہدی کے دست حق پرست پر بیعت کریں گے اس سے ان کا مرتبہ ولایت ظاہر ہے۔ لیکن مودودی صاحب کو ان کاموں میں نہ کشف وکرامات کی جگہ نظر آتی ہے اور نہ الہام وریاضت کا پتہ ملتا ہے ومن یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

صوفیائے کرام کے حالات کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

مودودی صاحب حضرات صوفیائے کرام کے ورد و وظائف ریاضت ومکاشفہ اور حزب عمل کے متعلق اپنے رسالہ تجدید واحیائے دین کے ص۲۲، ۲۳ پر رقمطراز ہیں:—

"اس ذہنیت نے انبیاء کی امتوں میں سے ایک گروہ کو مراقبہ، مکاشفہ، چلہ کشی، ریاضت اور اوراد و وظائف احزاب واعمال

کے چکر میں ڈال دیا اور مستحبات و نوافل کے انتظام میں فرائض سے بھی زیادہ منہمک کرکے خلافۃ اللہ کے اس کام سے غافل کر دیا۔" (تجدید ص ۲۲، ۲۳)

غور کرنا چاہیے کہ مودودی صاحب کس طرح مکاشفہ، مراقبہ اور ریاضت و مجاہدہ کو غفلت کا سبب بتا کر حضرات اولیائے کرام اور صوفیائے عظام پر غفلت کا دھبہ لگا رہے ہیں اور ان پر مستحبات و نوافل کے الزام اور فرائض سے زیادہ انہماک کا الزام لگا کر مسلمانوں کو مستحبات و نوافل چھوڑنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔

پیری مریدی کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

جناب مودودی صاحب عام غیر مقلدوں وہابیوں کی طرح پیری مریدی اور بیعت و ارادت کے سخت مخالف ہی نہیں بلکہ بمنزلہ شرک سمجھتے ہیں۔ موصوف اپنے رسالہ تجدید و احیائے دین کے ص ۱۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"بیعت کا معاملہ پیش آنے کے بعد کچھ دیر نہیں لگتی کہ مریدوں میں وہ ذہنیت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے جو مریدوں کے ساتھ مختص ہو چکی ہے، یعنی "بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید" والی ذہنیت جس کے بعد پیر صاحب اور ارباب من دون اللہ میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔" فکر و نظر مفلوج قوت تنقید ماؤف"، علم

(عقل کا استعمال موقوف۔ اور دل و دماغ پر بندگی شیخ کا
ایسا مکمل تسلط کہ گویا شیخ ان کا رب ہے" (تجدید ص۱۱۴)

اسکے بعد مودودی صاحب اس سلسلے میں حضرت مجدد ثانی اور شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہا اللہ تعالیٰ پر تنقید فرماتے ہیں اور اپنی تجدید کے ص۱۱۴ پر رقمطراز ہیں:۔

"مسلمانوں کے اس مرض سے حضرت مجدد صاحب ناواقف تھے
نہ شاہ صاحب مگر غالباً اس مرض کی شدت کا انھیں پورا اندازہ
نہ تھا یہی وجہ ہے کہ دونوں بزرگوں نے ان بیماروں کو پھر وہی غذا
دے دی جو اس مرض میں مہلک ثابت ہو چکی ہے" (تجدید ص۱۱۴)

آخر میں مودودی صاحب مشورہ کے طور پر اسی کتاب کے ص۱۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب جس کسی کو تجدید دین کے لیے کوئی کام کرنا ہو اس کے لیے لازم
ہے کہ متصوفین کی زبان و اصطلاحات۔ رموز و اشارات لباس
پیری مریدی اور ہر اس چیز سے جو اس طریقہ کی یاد تازہ کرنے
والی ہو مسلمانوں کو اس طرح پرہیز کرائے جس طرح ذیابطیس
کے مریض کو شکر سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔
(تجدید ص۱۱۶)

ارباب نظر غور فرمائیں کہ وہابیہ کا ایک طبقہ (غیر مقلدین) تو پیری مریدی کو صرف برا سمجھا ہے لیکن مودودی صاحب اس سے بھی

چار قدم آگے نظر آرہے ہیں جو پیران عظام کی رفتار و گفتار عادات واطوار۔ رموز و اشارات اور زبان واصطلاحات سے بھی نفرت کا اظہار فرماتے ہوئے مسلمانوں کو ان سب چیزوں سے بچنے اور مجتنب رہنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔

فاتحہ اور نذر و نیاز کے متعلق مودودی صاحب کا نظریہ

جناب مودودی صاحب نے نذر و نیاز فاتحہ زیارت اور عرس وغیرہ کو مشرکانہ پوجا پاٹ بتانے کے سلسلے میں جاہلیت مشرکانہ کے عنوان کے تحت ایک لمبا چوڑا مضمون تحریر فرمایا ہے جس سے موصوف کی غلط بیانی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ تجدید و احیائے دین کے صلا پر ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جاہلیت خالصہ کے بعد یہ دوسری قسم کی جاہلیت ہے جس میں انسان قدیم ترین زمانہ سے آج تک مبتلا ہوتا رہا ہے اور ہمیشہ گھٹیا درجہ کی دماغی حالت ہی میں یہ کیفیت رونما ہوئی ہے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے اثر سے جہاں لوگ اللہ واحد قہار کی خدائی کے قائل ہوگئے وہاں سے خداؤں کی دوسری اقسام تو رخصت ہوگئیں۔ مگر انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین مجاذیب اقطاب، ابدال۔ علماء، مشائخ اور ظل اللّٰہوں کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی ہی رہی

جاہل دماغوں نے مشرکین کے خداؤں کو چھوڑ کر ان نیک بندوں کو خدا بنا لیا۔" (تجدید ص۱۱)

(۳) اس جگہ جناب مودودی صاحب نے بھی عام وہابیوں کی طرح لغو گوئی اور غلط بیانی سے کام لیا اور مسلمانانِ اہلسنت پر محبوبانِ خدا کو خدا بنانے کا الزام لگایا۔ حالانکہ مودودی صاحب کا یہ الزام صریح غلط اور کھلا بہتان ہے۔ بھلا جو مسلمان سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو خدا نہ سمجھتا ہو وہ غوث و قطب اور دیگر بزرگوں کو خدا کیوں کر سمجھ سکتا ہے۔ یہ وہابیہ کی پرانی گمراہی ہے جو محبوبانِ خدا ماننے کو خدا بنا لینا سمجھتے ہیں اسی بنا پر وہابیوں کے ہندی امام مولوی اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں جا بجا تاکید کرتے رہے کہ صرف خدا کو مانو اور کسی کو نہ مانو حالانکہ قرآن کریم میں جس طرح خدا کو ماننے کا حکم ہے اسی طرح محبوبانِ خدا کو ماننے کا بھی حکم موجود ہے۔

نعوذ باللہ من العقائد الکاسدۃ والافکار الفاسدۃ

اس کے بعد مودودی صاحب اپنے زعم باطل کے مطابق خدائی کے اوصاف تین قسموں کا بیان فرماتے ہوئے اپنی تجدید و احیائے دین کے ص۱۵ پر اس طرح رقمطراز ہیں:-

"ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ۔ زیارات۔ نیاز نذر۔ عرس۔ صندل۔ چڑھاوے۔ نشان۔ علم۔ تعزیے اور

اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کرلی گئی۔" (تجدید ص ۱۵)

مودودی صاحب کی مذکورہ بالا عبارت کا مطلب بالکل صاف اور واضح ہے کہ ان کے نزدیک یہ تمام کام خدائی کے اوصاف اور الوہیت کے لوازمات میں سے ہیں۔ مخلوق میں سے کسی زندہ یا مردہ کے ساتھ یہ معاملہ کرنیوالا مودودی صاحب کے نزدیک مشرک ہے اس لیے خدائی کے اوصاف اور الوہیت کے لوازمات کا کسی مخلوق زندہ یا مردہ کے لیے ثابت کرنا صریح شرک ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک نیاز و فاتحہ کی جائے تو خدا کے لئے نیاز کی جائے ایصال ثواب کیا جائے تو مودودی صاحب کے خدا کی روح کو کیا جائے زیارت کی جائے تو مودودی صاحب کے خدا کی قبر کی زیارت کی جائے عرس کرے تو مودودی صاحب کے خدا کے مزار کا عرس کرے۔ صندل چڑھائے تو مودودی صاحب کے خدا کے مزار پر چڑھائے اگر مخلوق میں کسی زندہ یا مردہ کی روح کو ثواب پہنچایا جائے گا یا کسی انسان کے قبر کی زیارت کرے گا یا کسی بزرگ کے مزار کا عرس کرے گا تو مودودی صاحب کے نزدیک مشرک ہوجائے گا اس لیے کہ یہ تمام باتیں مودودی صاحب کے نزدیک خدائی کے اوصاف ہیں اور الوہیت کے لوازم میں سے ہیں جن کا مخلوق کے لیے ثابت کرنا شرک ہے

ہے مودودی صاحب کے ارشاد کا مطلب۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ناظرین کرام مودودی صاحب کی چالاکی ملاحظہ فرمائیں کہ مذکورہ بالا عبارت میں زیارت، عرس وغیرہ امور شرعیہ مستحبہ کو نشان علم، تعزیے امور باطلہ کے ساتھ خلط ملط کر کے پیش کیا ہے تاکہ بھولے بھالے مسلمان دھوکے میں آکر امور شرعیہ کو بھی امور باطلہ سمجھ کر چھوڑ دیں۔ کیا مودودی صاحب کو یہ بات معلوم نہیں کہ نشان، علم، تعزیے تمام اہلسنت کے نزدیک امور باطلہ میں سے ہیں۔ جن کے بطلان پر حضرات علمائے اہلسنت کے فتاوی شاہد ہیں۔ اب ہم اس جگہ یہ واضح کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ مودودی صاحب جن امور شرعیہ کو مشرکانہ پوجا پاٹ کا قائم مقام تصور کرتے ہیں ان کا ثبوت قرآن وحدیث اور اجماع امت سے آفتاب کی طرح روشن ہے۔ جو حضرات مذکورہ بالا امور کے دلائل شرعیہ ملاحظہ فرمانا چاہیں وہ حضرات "الاقوال اللہ معہ" اور "فاتحہ وایصال ثواب کا مکمل ثبوت" کا مطالعہ کریں۔

بزرگان دین کے کرامات وتصرفات کے متعلق مودودی کا نظریہ

بزرگان دین کے تصرفات وکرامات کے متعلق مودودی صاحب کے خیالات ونظریات کا جائزہ لینا ہو تو ان کی کتاب تجدید واحیائے دین کا ص ۱۵ ملاحظہ ہو موصوف اپنے خیالات کا اس طرح اظہار فرماتے ہیں:۔

"دوسری طرف بغیر کسی ثبوت علمی کے ان بزرگوں کی ولادت وفات ظہور وغیاب، کرامات وخوارق اختیارات وتصرفات اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے تقربات کی کیفیات کے متعلق ایک پوری میتھا لوجی تیار ہو گئی جو بت پرست مشرکین کی میتھا لوجی سے ہر طرح لگاّ کھا سکتی ہے (تجدید ص۱۵)

حضرات اہل سنت سے پوشیدہ نہیں کہ بزرگان دین کے کشوف وکرامات اور تصرفات وتقربات کے سلسلے میں جناب مودودی صاحب کا یہ نظریہ اور خیال بعینہ وہی ہے جو دیگر وہابیوں غیر مقلدوں کا خیال ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مودودی صاحب اسی وہابیت کے علمبردار ہیں جو اہلسنت کے نزدیک کفر وارتداد کے مرادف ہے۔

میں نے سرسری طور پر مودودی صاحب کے چند نظریات اور افکار بطور اختصار ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کیے ہیں تاکہ مودودی صاحب کے نظریات کا مطالعہ کرنے کے بعد ناظرین خود فیصلہ کر سکیں کہ مودودی صاحب کون ہیں اور ان کے عقائد کیسے ہیں:—

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں

(۱) مودودی صاحب کے عقائد کیسے ہیں اور مذہبی اعتبار سے وہ کون ہیں؟

(۲) مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے لوگوں کو امام بنانا اور انکی اقتدا کرنا درست ہے یا نہیں اور نماز ہوگی یا نہیں؟

(۳) ان کی تحریک میں شمولیت کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

غوث محمد محی الدین حضرت مکان ویلور (مدراس)

الجواب:۔ (۱) حامداً و مصلیاً و مسلماً مودودی صاحب کی کتابوں سے ظاہر ہے کہ ان کے عقائد باطل نظریات کاسد اور خیالات فاسد ہیں مسلک کے اعتبار سے وہ غیر مقلد ہیں اور مخصوص نظریات کی وجہ سے دائرۂ اہلسنت سے خارج ہیں۔

(۲) مودودی اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کی امامت ناجائز ہے اور جو نماز ان کی اقتدا میں ادا کی جائے گی اسکا اعادہ لازم ہے۔

(۳) مودودی صاحب کی تحریک تحریک ضلالت ہے اور مسلمانوں کو اس میں شامل ہونا قعر ضلالت میں گرنے کے مرادف ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ نہ مودودی صاحب کی کتب و رسائل کا مطالعہ کریں اور نہ انکی تحریک میں شریک ہوں ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم اخرجہ مسلم

یعنی بدعقیدہ لوگوں سے دور رہو اور ان کو دور رکھو ان کے فتنہ اور شر و ضلال سے محفوظ رہو گے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ ابوالجمیل محمد رضوان الرحمٰن الفاروقی

مفتی مالوہ (اندور)

ناظرین انصاف فرمائیں اگر میں نے مذکورہ بالا نظریات کی بنا پر مودودی صاحب کو غیر مقلد لکھا ان کی تحریک کو مسلمانوں کیلیے تحریک ضلالت بتایا دیگر علمائے اہلسنت نے مودودی صاحب پر کفر و ارتداد کا فتویٰ لگایا تو ارباب مودودیت چراغ پا کیوں ہوئے خود ان کے گھر سے ان کے کفر و ضلالت کے فتوے نکلے ہیں جن میں ان کی تضلیل کی گئی ہے یعنی غیر مقلدوں وہابیوں دیوبندیوں نے بھی مودودی صاحب کو گمراہ اور ان کی تحریک کو مسلمانوں کے لیے گمراہ کن اور دینی ضرر کا باعث بتایا ہے

حضرت قبلہ سیدی مولٰنا مصطفٰے رضا خانصاحب مفتی اعظم ہند و مولٰنا سید افضل حسین صاحب مفتی جامعہ رضویہ کی رائے گرامی

مودودی کی تالیفات فقیر کے مطالعہ سے نہیں گزریں۔ کچھ روز ہوئے ایک صاحب میرے پاس اس کی ایک تالیف خطبات کا ایک نمبر لائے تھے میں نے اسے بغور مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کا دعویٰ تو اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور ترقی ہے مگر حقیقت میں اس کی تحریک اسلام میں رخنہ اندازی اور تفریق بین المسلمین اور کفر سازی اور کافر گری ہے وہ اسلام کے

معنی ہی جدا بتاتا ہے اور اس طرح عامۂ مسلمین کو مسلمان نہیں سمجھتا مسلمان کے بچے جو ابھی سن شعور کو نہ پہنچے ہوں وہ انہیں مسلمان نہیں جانتا وہ اسلام کے دین فطرت ہونے سے منکر ہے۔ جاہل کو وہ مسلمان نہیں سمجھتا ہی نہیں بلکہ جہالت کے ساتھ مسلمان ہونا ہی ناممکن بتاتا ہے اس کی تصریحات اس کی اس تاویل کا دروازہ قطعاً بند کرتی ہیں کہ اس کی مراد علم سے معرفت الٰہی اور جہل سے جہل باللہ ہے۔

بالجملہ مودودی اور اس کی تحریک سے مسلمانوں کو دور و نفور رہنا لازم ہے وہ اور اس کی تحریک مسلمانوں کے حق میں سخت خطرناک ہے اس کی یہ تحریک کوئی تحریک نہیں ہے یہ وہی پرانی خارجیت ہے جو نئے نئے روپ اختیار کر چکی ہے نئے نئے رنگ سے ظاہر ہو چکی اور چولے بدلتی رہی ہے اور یہ وہی پرانی تحریک وہابیت ہے جو نجد وغیرہ ابن عبد الوہاب نجدی نے پیدا کی مودودی نے اسی تحریک کو اب نئے رنگ سے دلفریب عنوانوں کے ساتھ پھیلایا ہے یہ اپنے پیش رو محرکین کا پورا مقلد جامد ہے اسی لیے غیر مقلدیت کو بھی نوازا ہے بنظر غور و تامل اس کی تحریک کو دیکھنے والا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے عمل کو جزء ایمان ٹھہرانا اس کا کوئی نیا اجتہاد نہیں ہے وہی پرانی خارجیت ہے سائل فاضل نے مودودی اور اس کی تحریک کی نسبت جو سمجھا اور لکھا ہے وہ صحیح ہے۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ

کتبہ ابو الفضل السید محمد افضل حسین غفرلہ
مفتی دار العلوم منظر اسلام بریلی

۲۲ رجب ۱۳۷۰ھ

مہر

مودودی صاحب کے متعلق مولوی ثناء اللہ امرتسری کی رائے

"مولینا کا مسلک اعتزال نہیں بلکہ اعتزال ہے اعتزال سے ہماری مراد وہ مصدر نہیں ہے جس سے معتزلہ فرقہ مشتق کیا جاتا ہے بلکہ اصلی معنوں میں اعتزال مراد ہے اس لفظ کے معنی علیحدگی کے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ موصوف اپنی تحریرات میں عموماً مرزا صاحب قادیانی کا تتبع کرتے ہیں

(خطاب بہ مودودی) (منقول از حقائق مودودیت)

(مصنفہ داؤد غیر مقلد)

مودودی صاحب کے متعلق دیوبند کا فتویٰ

مسلمانوں کو اس تحریک میں ہرگز ہرگز شریک نہیں ہونا چاہیے ان کے لیے زہر قاتل ہے لوگوں کو اس میں شریک ہونے سے روکنا چاہیے ورنہ گمراہ ہوں گے بجائے فائدے کے نقصان ہوگا شرعاً اس تحریک میں حصہ لینا ہرگز جائز نہیں۔ اس جماعت کے مقصد کی نشر و اشاعت جو شخص کرتا ہے وہ بجائے فائدے کے گناہ کا کام کرتا ہے وہ مضر اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور گناہ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے اگر کوئی مسجد کا امام مودودی صاحب کا ہم خیال ہو تو ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ واللہ اعلم۔ کتبہ السید مہدی حسن صدر مفتی دار العلوم دیوبند سنہ ۱۳۷۰ھ

الجواب صحیح۔ مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دار العلوم دیوبند

(منقول از حقائق مودودیت مصنفہ مولوی داؤد راز) ۲۲ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۷۰ھ

مودودی صاحب کے متعلق مفتی کفایت اللہ دہلوی کا فتویٰ

مودودی جماعت کے افسر مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کو میں جانتا ہوں وہ کسی معتبر اور معتمد علیہ عالم کے شاگرد اور فیض یافتہ نہیں ہیں اگرچہ ان کی نظر اپنے مطالعہ کی وسعت کے لحاظ سے وسیع ہے تاہم دینی رجحان ضعیف ہے اجتہادی شان نمایاں ہے اور اسی وجہ سے ان کے مضامین میں بڑے بڑے علمائے کرام بلکہ صحابہ کرام پر بھی اعتراضات ہیں اسی لیے مسلمانوں کو اس تحریک سے علیٰحدہ رہنا چاہیے اور ان سے میل جول ربط اتحاد نہ رکھنا چاہیے۔ ان کے مضامین بظاہر دلکش اور اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں وہی باتیں دل میں بیٹھتی جاتی ہیں جو طبیعت کو آزاد کر دیتی ہیں اور بزرگانِ اسلام سے بدظن بنا دیتی ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی

ہر وہ مسلمان جس کے سر میں دماغ دماغ میں عقل اور عقل میں بصیرت ہے مودودی صاحب کے نظریات و معتقدات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگا کہ مودودی مسلک کو مسلک محمدی سے دور کا تعلق نہیں اور یہ وہ حقیقت ہے جس کے انکار کی مودودی صاحب اور دیگر اربابِ مودودیت کو بھی گنجائش نہیں اسلیے کہ اس حقیقت کا اظہار خود مودودی صاحب کے زبان و قلم سے ہو چکا ہے چنانچہ مودودی صاحب اپنے ترجمان القرآن میں فرماتے ہیں:۔

"ہم اپنے مسلک و نظام کو کسی شخص خاص کی طرف منسوب کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ مودودی تو درکنار ہم تو اس مسلک کو محمدی کہنے کے لیے بھی تیار نہیں" (ترجمان القرآن)

مودودی صاحب کی اس عبارات سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مودودی تحریک مسلکِ محمدی نہیں اور مسلکِ محمدی سے کوئی تعلق نہیں ہر مسلمان یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ مودودی تحریک میں شمولیت ناجائز اور حرام ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وازکی الصلوٰۃ واسنی السلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین :-

حررہ ابو الجمیل محمد رضوان الرحمٰن السنی الحنفی القادری مفتی مالوہ

ملنے کا پتہ

رضوی کتب خانہ بازار صندل خاں

بریلی۔ یو۔پی